منفعت حیوانات کی مختلف نوعیتیں: بائیبل اور قرآن کی روشنی میں ایک تحقیقی جائزہ

Different Types of Animal’s as a beneficial use In the Light of Bible and Quran An Analytical Study

1- Dr. Aqsa	2- Aqeel Ahmed
Visiting Lecturer University of Engineering and Technology Lahore	Ph.D Research Scholar, University of Punjab, Lahore
Email: aqsatariq44@gmail.com	**Email:** aqeel3366@gmail.com

3- Saira Jabeen Malik
Lecturer Department of Islamic Studies , Numl University Islamabad
Email: saira478@gmail.com

To cite this article:

Dr. Aqsa , Aqeel Ahmed , Saira Jabeen Malik , Jan-June(2022) Urdu

منفعت حیوانات کی مختلف نوعیتیں: بائیبل اور قرآن کی روشنی میں ایک تحقیقی جائزہ

Different Types of Animal’s as a beneficial use In the Light of Bible and Quran An Analytical Study

Albahis: Journal of Islamic Sciences Research, *1*(2), 1–13. Retrieved from https://brjisr.com/index.php/brjisr/article/view/14

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)

OPEN ACCESS

منفعت حیوانات کی مختلف نوعیتیں: بائبل اور قران کی روشنی میں ایک تحقیقی جائزہ

Different Types of Animal’s as a beneficial use In the Light of Bible and Quran, An Analytical Study

Abstract

Almighty Allah does not leave a person free that he does what he wants like animals, but Almighty Allah made some rules for human which must be followed and obeyed by the man. In the same way some rules are declared for eating and give permission for eating halal and forbid haram. Islam upholds the rights of animals to kind treatment and justice the same as it does for human being. Animals should not be abused or taken for granted. Allah has informed us that the animals are communities like human beings and have similar rights. This paper unfolds the truth that how the animals were deprived of their basic rights in the pre Islamic era and how Islam has laid down a complete code of their welfare. It puts forth the various important aspects of animal welfare in contrast with the modern industrial regulations regarding their lives, treatment, feeding, etc. Furthermore, this paper has been strengthened by the number of revelations from Quran and Sunnah and by the regulations from halal and non-halal industrial guidelines. In this article, the paper emphasis on describing the disparities of three divine religions regarding the use of organs, skin of animals, bones and highlight their procedures of making them safe and useable for mankind. This study will lead us to know that which divine religion is more applicable and provides cleanse food to their followers along with having the status of eternity strength among three.

Keywords: Islam, Quran, Christianity, Animal’s right, beneficial use

کلیدی الفاظ: اسلام، قرآن، عیسائیت، جانوروں کا حق، فائدہ مند استعمال

تعارف

اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ یہ بے زبان مخلوق اس لیے انسان کے رحم کی مستحق ہے کہ یہ پیدا ہی اس کی خدمت کیلئے کی گئی ہے۔ انسان کے بے شمار فوائد جو مادی ہوں یا سماجی، آرائشی ہوں یا جسمانی، مالی ہوں یا غذائی، دفاعی ہوں یا طبی انہی حیوانات کی بدولت ہی پورے ہوتے ہیں۔ ان حیوانات کے اجسام، بالوں، ہڈیوں ، جلدوں اور مختلف اعضاء میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کیا کیا منفعتیں اور باطنی اور ظاہری اسرار پنہاں کر رکھے ہیں۔ ان کی تخلیق میں کیا کیا عجائبات و غرائب ہیں اور انسان کی دلی راحت کا کتنا بڑا ذریعہ اور سبب ہیں، یہ تو ناممکن سی بات ہے۔ تاہم کچھ چیدہ چیدہ فوائد جنہیں ہر خاص وعام اس دنیا میں دیکھ اور محسوس کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کی خدمت، فائدے اور باربرداری کیلیے پرندوں، چوپایوں اور بہائم کو نہ صرف پابند کر دیا ہے بلکہ انہیں ذبح کر کے کھا بھی سکتا ہے اور ان سے حاصل شدہ کھالوں کو استعمال میں بھی لا سکتا ہے۔ ان چوپایوں پر سواری سے لطف اندوز بھی ہوتا ہے۔

قرآن میں مذکور جانوروں کی اہمیت

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جو بھی چیز پیدا کی ہے وہ ہر ایک بہت مفید اور فائدے مند ہے یعنی کوئی بھی چیز بیکار بنا مقصد کے پیدا نہیں کی۔ اور جو جانور پیدا کئے ہیں وہ بے جا نہیں ان کو انسانوں کی خدمت کے لئے اور ان سے فوائد اٹھانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس لئے ہمیں اس نعمت کی قدر کرنی چاہیئے اور شکر ادا کرنا چاہیئے۔ ان کا خیال بھی رکھنا چاہیئے اور خود بھی اور لوگوں تک بھی اس کا فائدہ پہچائیں۔ قرآن پاک میں کافی جگہ جانوروں کے مفید ہونے کا بتایا گیا ہے۔ ان میں سے

درج ذیل قرآنی آیات اس بات کی طرف ہمیں احساس دلاتی ہیں کہ کس طرح ان جانوروں کو ہماری خدمت کیلیے مسخر کر دیا ہے۔

وَ الْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْئٌ وَّ مَنَافِعُ وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ۔[1]

اسی نے چوپائے پیدا کیے ہیں جن میں تمہارے لیے گرم لباس ہیں اور بھی بہت سے نفع ہیں اور بعض تمہارے کھانے کے کام آتے ہیں۔

وَ لَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَ حِيْنَ تَسْرَحُوْنَ وَ تَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ[2]

اور جب شام کو انہیں (جنگل سے) لاتے ہو اور جب صبح کو (جنگل) چرانے لے جاتے ہو تو ان سے تمہاری عزت وشان ہے۔

اور (دور دراز) شہروں میں جہاں تم زحمت شاقہ کے بغیر پہنچ نہیں سکتے وہ تمہارے بوجھ اٹھا کر لے جاتے ہیں۔ کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار نہایت شفقت والا اور مہربان ہے۔

اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَؤُ وْفٌ رَّحِيْمٌ وَّالْخَيْلَ وَ الْبِغَالَ وَ الْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَ زِيْنَةً.......... وَ لَوْشَآئَ لَهَدٰى كُمْ اَجْمَعِيْنَ۔[3]

یقیناً تمھارا رب بڑا ہی شفیق اور مہربان ہے۔ گھوڑوں، خچروں، گدھوں کو اس نے پیدا کیا تا کہ تم ان کی سواری لو اور وہ باعث زینت بھی ہیں اور وہ ایسی چیزیں پیدا کرتا ہے. درجہ بالا آیات سے مفسرین نے چار نکات بیان کیے ہیں۔

پہلا نکتہ: "ان الحیوان شدید الارتباط بالانسان ،وثیق الصلۃ بہ،قریب الموقع منہ،ومن ھنا کان للحیوان علی الانسان حرمۃ وذمام"۔[4] بے شک حیوانات کا انسانوں سے بہت گہرا تعلق اور مضبوط رشتہ ہے اور ان کا ماحول بھی قریبی ہے۔

---

[1]- القرآن 16: 5

[2]- القرآن 16 : 7،6

[3]- القرآن 16 : 8 ،9

دوسرا نکتہ: "ان اشراف الاجسام الموجودة فی العالم السفلی بعد الانسان سائر الحیوانات لاختصاصھا بالقوی الشریفة وھی الحواس الظاہرة والباطنیة والشھوة والغضب"۔[5] یقیناً اس موجودہ دور میں انسانوں کے بعد قوی شرافت کی خوبیوں، ظاہری، باطنی، شہوت اور غصے کے لحاظ سے سب سے عمدہ حیوانات کے اجسام ہیں۔

تیسرا نکتہ: بلاشبہ ان آیات سے اللہ تعالی کی مراد یہ ہے کہ انسان گہری نظر کے ساتھ ان کا مطالعہ کرے۔ ان جانوروں کے صرف کھانے، سواری کرنے ، بوجھ لادنے، ان سے لباس بنانے پر نہ لگا رہے بلکہ اپنی نظر کو وسعت دے اور ان جانوروں کے ساتھ رحم دلی اور احسان کرے۔ امام رازیؒ فرماتے ہیں: "واعلم ان وجہ التجمل بھا ان الراعی اذا روحھا بالعشی وسرحھا بالغداة تزینت عند تلک الاراحة والتسریح الافنیةوتجاوب فیھا الثغاء والرغاء وفرحت اربابھا وعظم وقعھم عند الناس بسبب کونھم لھا مالکین"[6]۔ میں نے تو اس جمال سے یہ توجیہ نکالی ہے کہ ان کا مالک جب صبح کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور جب شام کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور ان کے چرنے اور ان کے جگالی کرنے سے راحت محسوس کرتا ہے اور ان ملکیتی جانوروں کے سبب سے لوگوں کے سامنے اپنا بڑا پن ظاہر کرتا ہے۔

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:"وجمال الانعام والدواب من جمال الخلقة وھومرىء بابصار موافق للبصائر ومن جمالھا:کثرتھا وقول الناس اذا راوھا :ھذہ نعم فلان،ولانھا اذا راحت توفر حسنھا ،وعظم شانھا و تعلقت القلوب بھا"۔[7] مخلوق میں سے جانوروں اور چوپایوں کا جمال اللہ کی تخلیق میں سے ہے۔ وہ اس سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے اور ان کا جمال ان کی کثرت میں ہی ہے۔

چوتھا نکتہ: ان آیات میں جو چند جانوروں کا نام لیا گیا ہے اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ باقی تمام جانور غیر اہم ہیں بلکہ ان کا تذکرہ تو صرف مثال دینے کیلیے کیا گیا ہے۔ اس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے۔"ویخلق مالا تعلمون"

اس کی تفسیر میں امام رازی فرماتے ہیں:"لان انواعھا واصنافھا واقسامھا کثیرہ خارجة عن الحد والاحصاء فکان احسن الاحوال ذکرھا علی سبیل الاجمال کما ذکر اللہ تعالی فی ھذہ الایة"۔[8]

اللہ تعالی نے فرمایا: وَ مَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا طٰٓىٕرٍیَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ یُحْشَرُوْنَ۔[9]

جتنے قسم کے جاندار زمین پر چلنے والے ہیں اور جتنے قسم کے پرند جانور ہیں کہ اپنے دونوں بازوٶں سے اڑتے ہیں۔

اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَیْدِیْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا یَاْكُلُوْنَ وَلَهُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ۔ [10] کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ جو چیزیں ہم نے اپنے ہاتھوں سے بنائیں ان میں سے ہم نے ان کے لیے

4۔ قرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری: الجامع لاحکام القرآن، بیروت-لبنان، دار الفکر، ۱۹۸۷ء، ج ۱۰ص ۶۹

5۔ محمد بن ابو بکر زکریا رازی، تفسیر الرازی، دار المعرفة، بیروت لبنان، ۱۹۶۷ء ،ج ۱۹ص ۲۲۸

6۔ ایضا، س۔ن ،ج ۱۹ص ۲۳۰

7۔ القرطبی، ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری: الجامع لاحکام القرآن، بیروت-لبنان، دار الفکر، ۱۹۸۷ء ،ج ۱۰ص ۷۰

8۔ محمد بن ابو بکر زکریا رازی، تفسیر الرازی، دار المعرفة، بیروت لبنان، ۱۹۶۷ء ،ج ۱۹ص ۲۳۱

9۔ القرآن 6: 38

چارپائے پیدا کر دیئے اور یہ ان کے مالک ہیں۔ اور ان کو ان کے قابو میں کر دیا تو کوئی تو ان میں سے ان کی سواری ہے اور کسی کو یہ کھاتے ہیں۔ اور ان میں ان کے لئے (اور) فائدے اور پینے کی چیزیں ہیں۔ تو یہ شکر کیوں نہیں کرتے ؟

وَ اِنَّ لَكُمْ فِى الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِىْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ۔ [11]

تمھارے لیے تمھارے چوپایوں میں بڑی عبرت ہے کہ ہم تمھیں اس کے پیٹ میں جو کچھ ہے اس میں سے گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ پلاتے ہیں جو پینے والوں کیلیے سہتا پچتا ہے۔

درجہ بالا آیات کریمہ میں حقوق البہائم کے حوالے سے چند نقاط کو واضح کیا گیا کہ:

1. حیوانات بلکہ ہر شے کا حقیقی مالک اللہ تعالی ہی ہے
2. انسان ایک نائب کی حیثیت سے حیوانات پر ملکیت رکھتا ہے۔
3. حیوانات کی ملکیت بھی اللہ تعالی کی ایک نعمت ہے۔
4. ان میں بے پناہ قوت، قوی ہیکل اور عظیم الجثہ ہونے کے باوجود انہیں انسان کا مطیع بنادیا گیا ہے۔
5. ہر قسم کا سامان اٹھا کر دور دراز کی منزلوں تک پہنچانا اور انسان کی ہر طرح کی خدمت بجالائے۔
6. یہ محض اللہ تعالی کی انسان پر مہربانی اور شفقت ہے۔
7. حیوانات پر ملکیت بھی بطور امانت اللہ تعالی کی طرف سے انسان کو سونپی گئی ہے۔
8. جس طرح انسان کی تخلیق اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہے اسی طرح حیوانات کی تخلیق بھی اللہ نے ہی فرمائی ہے۔ حیوانات کی نعمت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا: " اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْم"

احادیث میں بہائم کا تذکرہ

ان حیوانات کا انسان کی خدمت بجالانا جب محض اللہ کی مہربانی ہے تو انسان کو ان کے ساتھ محبت و آتشی اور رحم دلی والا سلوک کرنا چاہیے۔ لہذا مخلوق خدا ہونے کی حیثیت سے انسان اور حیوان میں کوئی فرق نہیں۔ ان سے ہر جائز فائدہ تو اٹھایا جاسکتا ہے کہ ان کی تخلیق کا مقصد ہی یہی ہے لیکن ان پر ظلم وستم کرنا کسی بھی طرح کی زیادتی کرنا شرعاً اور اخلاقاً درست نہیں۔

1. **گھوڑے کے پالنے میں اجر وثواب**

ابوہریرۃؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالی پر ایمان کے ساتھ اور اس کے وعدہ ثواب کو سچا جانتے ہوئے اللہ کے راستے میں گھوڑا پالا تو اس گھوڑے کا کھانا پینا اور اس کا پیشاب اور گوبر سب قیامت کے دن اس کے ترازو میں ہو گا اور سب پر اس کو ثواب ملے گا۔[12]

---

[10]۔ القرآن 36 : 72،71،73

[11]۔ القرآن16 : 66

[12]۔ اسماعیل بن محمد، ابوعبداللہ ، الجامع کتاب الذبائح والصید، باب اکل ذی ناب من السباع، داالمعرفہ، بیروت، ۲۰۰۲، رقم الحدیث:۲۵۵۳

2. جانوروں کو دعا میں شریک کرنا

اس سے بڑھ کر جانوروں کے حقوق کا کون علمبر دار ہو سکتا ہے کہ جب جانوروں کو کھانے پینے کی ضرورت ہو خاص طور پر بارش کی تو اللہ کے نبی ﷺ اپنی دعا میں جانوروں کو شریک کرتے تھے۔ اور دعا میں فرماتے تھے کہ اے اللہ تو اپنے بندوں اور جانوروں پر بارش نازل فرما۔ نبی ﷺ نے اپنی نماز استسقاء والی دعا میں ارشاد فرمایا: "اللهم اسق عبادك وبهائمك وانشر رحمتك "[13]۔ اے اللہ اپنے بندوں اور جانوروں کو پانی پلا اور اپنے شہروں میں اپنی رحمت پھیلا۔

3. بھلائی کی وصیت

اللہ کے رسول ﷺ نے جانوروں کے ساتھ بھلائی کی وصیت کی ہے۔ اور ان کے کھانے پینے اور آرام کا خیال رکھنے کی تاکید کی ہے۔ اسی وجہ سے اللہ کے رسول ﷺ نے کھیتی کے مالک کیلیے اجر کا کہا ہے جس کی کھیتی سے جانور کچھ کھا جائیں۔

4. صدقہ

جو بھی مسلمان کھیتی باڑی کرتا ہے۔ پس اس میں سے پرندے، انسان، چوپائے کھا جاتے ہیں تو یہ اس کے لئے صدقہ ہے۔[14]

حیوانات سے انتفاع اور ان کی حکمتیں

اس بات میں شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ اللہ تبارک وتعالی نے اس دنیا میں جس چیز کو بھی پیدا فرمایا اس میں کوئی نہ کوئی حکمت ضرور رکھی۔ کوئی حکمت ہماری سمجھ میں آجاتی ہے اور کوئی سمجھ میں نہیں آتی۔ چنانچہ اللہ تعالی نے حیوانات کو بھی مفید طور پر تخلیق فرمایا۔ ان کو پیدا کرنے کا مقصد صرف اور صرف انسان کی خدمت ہے۔ اللہ تعالی نے زمین میں انسان کی زندگی کے لئے تمام تر نعمتوں کی فروانی میسر کی ہے۔ اسی زمین میں اللہ سبحانہ وتعالی نے جانوروں کے چارے کا سامان بھی پیدا کیا ہے اور اونچے اونچے پہاڑ پیدا کئے ہیں۔ جس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے۔

وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحَاهَا ۝ اَخْرَجَ مِنْهَا مَاۗءَهَا وَمَرْعَاهَا ۝ وَالْجِبَالَ اَرْسَاهَا ۝ مَتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَ نْعَامِكُمْ ۝ [15]

اور زمین کو اس کے بعد پھیلایا۔ نکالا اس میں سے اس کا پانی اور اس کا چارہ۔ اور پہاڑوں کا اس پر بوجھ رکھ دیا۔ فائدے کا تمہارے لئے اور تمہارے مویشیوں کے لئے۔

اللہ تعالی کے اس زمین کو بچھانے کا مقصد انسان کے ساتھ ساتھ انسانوں کو بقاء کے لئے تمام عناصر بہم پہنچانا ہے۔ اور اسی طرح آیت (متاعا لکم ولانعامکم) میں اشارہ ہے کہ تمھارے لیے چوپایوں میں مختلف قسم کے حیوانی فوائد ہیں۔ اور یہ خالق کائنات نے اگر فائدے رکھے ہیں تو یہ عین بشری مصلحت کے مطابق ہیں۔ اس پر انسان کو اللہ کا زیادہ سے زیادہ شکر ادا کرنا چاہیے کیونکہ جتنا زیادہ شکر ادا کیا جائے گا اتنا ہی اللہ تعالی مزید عطا فرمائیں گے۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُم[16] اگر تم شکر کروگے تو میں ضرور ہی تمھیں زیادہ دوں گا۔

وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللهِ لَا تُحْصُوْهَا[17] اور اگر خدا کے احسان گننے لگو تو شمار نہ کرسکو۔

---

[13]۔ سلیمان بن اشعس، ابوداود، سنن ابوداود، کتاب الصید عن رسول اللہ، کتاب الادب، باب ماجاءفی البھائم، دارالمعرفہ، بیروت، ۲۰۰۲، رقم الحدیث: ۱۱۵۳

[14]۔ صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۶۰۰۸

[15]۔ القرآن 79 : 30،31،32،33

[16]۔ القرآن 14 : 7

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ[18] تو(اے گروہ جن وانس) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟

انسان کو اللہ کی عبادت کرتے ہوئے ان حیوانات کے فوائد کو اللہ کی بڑی بڑی نعمتوں میں شمار کرنا چاہیے اور اس خالق حقیقی کا شکر بجالانا چاہیے جس نے یہ حیوانی اور غیر حیوانی فوائد انسان کو پہنچائے۔

اقتصادی فوائد

گوشت، چربی، دودھ، مکھن، گھی، چمڑہ، اون وغیرہ الغرض ہر اس چیز کو کھانا، استعمال میں لانا، فائدہ حاصل کرنا جس کو شریعت نے حلال ٹھہرایا ہے۔

وَ اِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَۃً نُسْقِیْکُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِہٖ مِنْ بَیْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِیْن۔[19]

"اور بلاشبہ تمھارے لیے چوپائوں میں یقیناً بڑی عبرت ہے، ہم ان چیزوں میں سے جو ان کے پیٹوں میں ہیں، گوبر اور خون کے درمیان سے تمھیں خالص دودھ پلاتے ہیں۔

وَاِنَّ لَکُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَۃً نُسْقِیْکُمْ مِمَّا فِیْ بُطُوْنِہَا وَلَکُمْ فِیْہَا مَنَافِعُ کَثِیْرَۃٌ وَّمِنْہَا ومنھا تا ء کلون۔[20]

اور تمہارے لئے چارپایوں میں بھی عبرت (اور نشانی) ہے کہ ان کے پیٹوں میں ہے اس سے ہم تمہیں (دودھ) پلاتے ہیں اور تمہارے لئے ان میں اور بھی بہت سے فائدے ہیں اور بعض کو تم کھاتے بھی ہو۔

ذرائع نقل وحمل: چوپایوں کو نقل وحرکت کے لئے نیز چربی ودفاع کے کام بھی لیے جاتے ہے۔

زینت کی مثال: وَ لَکُمْ فِیْہَا جَمَالٌ حِیْنَ تُرِیْحُوْنَ وَ حِیْنَ تَسْرَحُوْنَ ۔[21]

اور جب شام کو انہیں (جنگل سے) لاتے ہو اور جب صبح کو (جنگل) چرانے لے جاتے ہو تو ان سے تمہاری عزت وشان ہے۔

ان آیات کا غور سے مطالعہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ یہ آیات ان فوائد کی طرف اشارہ کررہی ہیں جو انسان حیوانات سے حاصل کرتے ہیں۔ اور قیامت تک بنی آدم ان حیوانات کے محتاج رہیں گے۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سواری کرنا، غذا کا حصول، چمڑوں سے لباس بنانا، گھر بنانا، چادریں بنانا، دودھ کا حصول اور دودھ سے بننے والے مکھن، پنیر اور گھی کا حصول، کھیتی باڑی، پہرے داری، شکار، تجارت، زینت اور جمال، اس طرح حیوانات کے فضلے کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا کہ جس سے انسان کو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ زمین کو کھاد میسر ہوتی ہے، گیس بنانا، ایندھن کے طور پر استعمال کرنا، زمین کی زرخیزی، چمڑے سے جو فوائد حاصل کیے جاتے ہیں ان میں سے خیمے، جیکٹس، بیگز (بستے)، توڑے، چٹائیاں، ترپالیں، جوتیاں، پرس وغیر ہیں۔ جانوروں سے خوشبو حاصل کی جاتی ہے جیسے کستوری، عنبر وغیرہ۔ جانوروں کے دانتوں کو نمائشی چیزوں کے بنانے کیلیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے ہاتھی کے دانت انہی فوائد میں سے بعض حیوانات سے جنگوں کے اندر حربی فوائد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔ مثلا گھوڑا، اونٹ، خچر، ہاتھی وغیرہ۔

حیوانات کے حوالے سے اسلام کا امتیاز

[17]- القرآن 14 : 34

[18]- القرآن 55 : 13

[19]- القرآن16 :66

[20]- لقرآن23 : 21

[21]- القرآن 6 :16

مولانا نجیب اللہ ندوی رقم طراز ہیں: " کسی بھی مذہب میں یا سیاسی دستور میں جانوروں اور حیوانات کے حقوق کا ایسا مکمل قانون موجود نہیں جس میں ان کی پوری ضمانت و حفاظت کی گئی ہے اگر حفاظت بھی کی ہے تو محض اس کا تعلق جذبات وروایات یا مادی منفعتوں سے ہے۔ مگر خدا کی بے زبان مخلوق ہے اس حیثیت سے ان پر رحم کیا جائے اور ان کے حقوق متعین کیے گئے ہیں ان سے ضرورت کا کام لیا جائے یا ان سے فائدہ لیا جائے پر ان پر ظلم و ستم کرنا اور ان کو آرام نہ دینا اخلاق و قانون دونوں کے لحاظ سے مجرمانہ فعل ہے"۔[22]

حیوانات ایک امت

ہمیں جتنے بھی چوپائے اور چرند پرند نظر آتے ہیں یہ اپنی اپنی جگہ انسان کی مانند ایک امت ہیں۔ اللہ تعالی کا فرمان ہے۔

وَ مَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ وَ لَا طٰٓئِرٍیَّطِیْرُ بِجَنَاحَیْہِ اِلَّآ اُمَمٌ اَمْثَالُکُمْ مَا فَرَّطْنَا فِی الْکِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰی رَبِّھِمْ یُحْشَرُوْنَ۔[23]

اور زمین میں جو چلنے پھرنے والا (حیوان) یا دو پروں سے اڑنے والا جانور ہے ان کی بھی تم لوگوں کی طرح جماعتیں ہیں۔ ہم نے کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں کسی چیز (کے لکھنے) میں کوتاہی نہیں کی پھر سب اپنے پروردگار کی طرف جمع کئے جائیں گے۔

آیت کے عموم سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ جس طرح انسان ایک امت ہے اسی طرح حیوانات بھی ایک امت ہیں۔ ان کے ساتھ ہمدردی، رحم و کرم اور نرم روی کا رویہ رکھنا چاہیے۔ اس آیت کریمہ کی تشریح نبی ﷺ کے خود عمل سے ہوتی ہے حضرت جابرؓ نے فرمایا: "امرنا رسول اللہ ﷺ بقتل الکلاب حتی ان المرء ة تقدم من البادیۃ بکلبھا فنقتلہ ثم نھی رسول اللہ ﷺ عن قتلھا وقال علیکم بالاسود البھیم ذی النقطتین فانہ شیطان"[24] رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تمام کتوں کو مار دینے کا حکم دیا اس حکم پر ہم یہاں تک عمل پیرا تھے کہ اگر کوئی عورت دیہات سے مدینہ منورہ آتی اور اس کے ساتھ کتا ہوتا تو ہم اسے مار ڈالتے مگر پھر رسول ﷺ نے سب کتوں کو مار دینے سے روک دیا اور فرمایا صرف اس کتے کو مارنا ضروری ہے جو کالا سیاہ ہو اور جس کی آنکھوں پر دو سفید نقطے ہوں کیونکہ وہ شیطان ہے۔

حیوانات کو تکلیف دینے کی ممانعت

1. جانور کو باندھ کر قتل کرنے کی ممانعت

جانوروں کو باندھ کر اس کو ہدف بنایا جائے اس کو قتل کیا جائے اور اس کی طرف تیر پھینکے جائیں حتی کہ جانور مر جائے۔ اس طریقے میں جانور کو بہت زیادہ تکلیف پہنچتی ہے اور اس کی موت کا سبب بنتا ہے۔ اسلام نے حرام قرار دیا ہے انسانوں کے لیے کہ وہ جانوروں، چوپایوں کو باندھ کر رکھیں، ان کو تکلیف دینے کے لیے نشانہ بازی کریں۔ اسی طرح انسان نشانہ بازی سیکھنے کے لیے، شکار سیکھنے کیلیے ان کو ہدف بنائے۔ اسی طرح جانوروں کا کوئی جز کاٹنا منع ہے۔ یہ تمام چیزیں اسلام میں حرام ہیں۔ جانوروں کو باندھ کر مارنے کی حرمت میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔

[22]۔ مجیب اللہ ندوی، اسلامی قانون محنت واجرت، مطبوعہ دیال سنگھ لائبریری، لاہور، ص220

[23]۔ القرآن 6 : 38

[24]۔ محمد بن حجاج، القشیری، صحیح مسلم، کتاب الحج، باب تحریم الصید للمحرم، مکتبہ دار الجیل بیروت ۲۰۰۱، رقم الحدیث ۱۵۷۰

رسول ﷺ نے جانوروں کو باندھ کر تیر اندازی کرنے والے پر لعنت کی ہے،نشانہ بازی یا ان کے ساتھ کھیلتا ہے۔"عن سعید بن جبیرؒ قال:کنت عند ابن عمر ،فمرو بفتیة او بنفر نصبوا دجاجة یرمونها،فلما راو ابن عمر تفرقواعنها،وقال ابن عمر:من فعل هذا؟ان النبی ﷺ لعن من فعل هذا "۔ [25]

روایت ہے کہ ہم جنت البقیع میں آئے وہاں پر قریشی نوجوان مرغی کو مار رہا تھا۔جب انہوں نے ابن عمرؓ کو دیکھا تو بھاگ گئے۔ابن عمرؓ نے فرمایا مجھے یہ بات پسند نہیں ہے۔کہ مجھے دیکھ کر لوگ اس طرح بھاگیں میں تو چاہتا ہوں کہ دنیا میں ایسے زندگی بسر کروں جیسے کہ نوحؑ نے اپنی قوم میں بسر کی تھی۔اے ابو عبدالرحمن رسول ﷺ نے لعنت کی ہے اس پر جو جانوروں کے ساتھ ایسا کرتا ہے۔

وعن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال شعبة فقلت لہ عن النبیﷺ فقال عن النبی ﷺ انہ نهی او قال لایتخذ شیء فیہ الروح غرضا۔[26] رسول ﷺ نے منع کیا ہے جس چیز میں بھی روح ہے اس کو باندھ کر نشانہ نہ بنایا جائے۔امام نوویؒ اس کی شرح یوں کرتے ہیں کہ اس منع سے مراد حرمت ہی ہے۔کیونکہ اس سے جانوروں کو عذاب ہوتا ہے ان کی جانوں کا ضیاع ہوتا ہے اور بندے کا اپنا مال ضائع ہوتا ہے۔

عن عبداللہ ابن جعفر قال:مر رسول اللہ ﷺ علی اناس وھم یرمون کبشا بالنبل، فکرہ ذلک، و قال : لا تقتلوابالبھائم۔[27] عن انس بن مالکؓ قال :نهی رسول اللہ ﷺ عن صبر البهائم۔[28] انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول ﷺ نے جانوروں کو باندھ کر مارنے سے منع کیا۔مندرجہ بالا تمام احادیث جانوروں کو باندھ کر مارنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں۔

2. جانوروں پر لعنت کرنا حرام ہے

اسلام کی تعلیمات سے یہ بات بھی ملتی ہے کہ جانوروں کو گالی دینا اور لعنت کرنا منع ہے کیونکہ اسلام نے جانوروں کو بھی روح سے تعبیر کیا ہے۔انسان کیلیے جائز نہیں ہے کہ وہ اس پر لعنت کرے جو لعنت کا مستحق نہیں ہے۔جانور لعنت کے کبھی مستحق نہیں ہوتے کیونکہ یہ اپنے مالک کے کام کاج میں اس کی معاونت کرتے ہیں۔اور خاص طور پر اس وقت کہ جب ہمیں معلوم ہے کہ لعنت پھٹکار ہے اور خیر سے دور کر دینے والی چیز ہے۔

روی عمران بن حصین فقال:بینما رسول اللہ ﷺ فی بعض اسفارہ وامرء ة من الا نصار علی ناقة، فضجرت، فلعنتها،فسمع ذلک رسول اللہ ﷺ، فقال:خذو ما علیها ودعوھا فانها ملعونة ۔[29]

عمران بن حصینؓ نے روایت کیا ہے کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے انصار میں سے ایک عورت اونٹنی پر سوار تھی اور اسے ڈانٹ رہی تھی اور اس نے اس پر لعنت کر دی۔رسول ﷺ نے سن لیا اور آپ ﷺ نے اس اونٹنی سے اترنے کا حکم دیا پس بے شک یہ ملعونہ ہے۔حافظ ابن قیمؒ اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں: صحیح بات یہ ہے کہ اس کو سزا دینے کیلیے ایسا کیا گیا تھا کہ وہ دوبارہ ایسی بات نہ کہے اور غیر مستحق پر لعنت نہ کرے اور مال میں سزا اس لیے دی گئی کہ صدقہ خیرات میں ترغیب دلانا مقصود تھا۔

عن زید بن خالد قال : قال رسول اللہ ﷺ لا تسبو ا الدیک فانہ یوقظ للصلوة ۔[30] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مرغ کو گالی مت دو کیونکہ یہ نماز کیلیے بیدار کرتا ہے۔ان تمام دلائل سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلام نے کس طرح جانوروں کی حرمت کا خیال رکھا ہے۔

---

[25]۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث : ۱۹۵۸

[26]۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث : ۱۹۵۸

[27]۔ احمد بن شعیب، امام سنن نسائی، کتاب الصید والذبائح، باب تحریم اکل لحوم الخیل، دار المعارف ،ج ۷ رقم الحدیث ۶۷۶۴ ،ص ۱۷۸

[28]۔ اسماعیل بن محمد، ابو عبداللہ، امام، صحیح بخاری، نعمانی کتب خانہ، لاہور، رقم الحدیث ۵۵۱۳

[29]۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث ۲۵۹۵

3. جانوروں کو داغنا

عربی لغت میں الوسم داغنا کو کہتے ہیں۔ اثر الکی، والوسام والسمۃ بکسرھما ما وسم بہ الحیوان من ضروب الصور، والمیسم بکسر المیم:المکواۃ ۔[31] الوسم لغوی طور پر کہتے ہیں لوہے کی کسی گرم چیز سے نشان لگانا بعض دفعہ مار کر بھی جانوروں کو داغا جاتا ہے۔ اصطلاحی مفہوم: ویقال:وسم الشیء یسمہ اذا علمہ بعلامۃ یعرف بھا ،ومنھا قولہ تعالی:سیماھم فی وجوھھم، اور کہا جاتا ہے کہ چیز کو داغنا جب اس کی کوئی نشانی وضع کرنا مقصود ہو اس وقت اس کو داغنا۔ داغنے کی دو قسمیں ہیں: ا۔ چہرے کو داغنا ۲۔ چہرے کے علاوہ اور کسی جگہ کو داغنا

4. چہرے کو داغنا

چہرے کو داغنے کے عدم جواز پر جمہور علماء کا اجماع ہے اور اس بارے میں نبی ﷺ کی احادیث بھی وارد ہوئی ہیں۔روی جابر فقال:نھی رسول اللہ ﷺ عن الضرب فی الوجہ وعن الوسم فی الوجہ۔[32] ایک اور روایت میں ہے کہ رسول ﷺ کے قریب سے گدھا گذرا جس کے چہرے کو داغا گیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ۔مر علیہ حمار وقد وسم فی وجھہ فقال :لعن اللہ الذی وسمہ۔[33] اللہ لعنت کرے اس شخص پر جس نے اس کو داغا ہے۔ اور نبی ﷺ کا لعنت بھیجنا یہ حرمت کی بڑی واضح دلیل ہے۔قال النووی:واما الوسم فی الوجہ فمنھی عنہ بالاجماع۔[34]

چہرے کے علاوہ کسی اور جگہ کو داغنا: پہلا قول

جمہور علمائے کرام مالکی، شافعی، حنبلی اس طرف گئے ہیں کہ چہرے کے علاوہ داغنا جائز ہے۔ روضۃ الطالبین میں ہے: وسم النعم جائز فی الجملۃ،و لکن الوسم علی موضع صلب ظاہر لا یکثر الشعر علیہ والاولی فی الغنم الاذان،وفی الابل و البقر الافخاذ ۔[35] اونٹ کو داغنا کلی طور پر جائز ہے۔ لیکن یہ داغنا اس کی پشت پر ہو گا جہاں پر زیادہ بال نہیں ہوں گے۔ کشاف القناع میں ہے:استحب لہ ای الامام وسم الا بل والبقر فی افخاذھا ووسم الغنم فی اذانھا ۔[36] بہوتیؒ کہتے ہیں کہ میرے امام نے اس بات کو مستحب کہا ہے کہ اونٹ اور گائے کی ران کو داغا جائے گا اور بکری کے کان کو داغا جائے گا۔ تحفۃ الاحوذی میں ہے:فیحرم وسم الادمی وکذا غیرہ فی وجھہ علی الاصح ویجوز فی غیرہ۔[37] انسان کو داغنا حرام ہے۔ اسی طرح ہر چیز کے چہرے کو داغنا حرام ہے۔ اور ان دو کے علاوہ داغنا جائز ہے۔

30۔ ابو داود، کتاب الاطعمۃ، باب اکل الجبن والسمن، ج ۳ رقم الحدیث ۵۱۰۱، ص ۵۴۳،

31۔ قاسمی، وحید الزماں، قاموس الوحید، ادارہ اسلامیات، لاہور، باب میم، مادہ، و ، ج ۴، ص ۲۶۳

32۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث ۲۱۱۶

33۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث ۲۱۱۷

34۔ النووی، محی الدین بن شرف، المجموع شرح المہذب، دار الفکر، بیروت لبنان، ج ۲ ص ۲۹۵

35۔ نووی، ج ۲ ص ۱۹۷

36۔ سرخسی، ابو بکر محمد بن احمد بن ابو سھل سرخسی حنفی: المبسوط، بیت الافکار الدولیۃ، کتاب الصید، ج ۱، ص ۱۴۶

37۔ علی بن محمد شریف الجرجانی، التعریفات، مکتبۃ لبنان، ص ۱۰۰

عن ابن عباس ؓ قال:رای رسول اللہ ﷺ حمارا موسوم الوجہ فاکرہ ذلک ،قال :فواللہ لا اسمہ الا فی اقصی شیء من الوجہ ،فامر بحمار لہ فکوی فی جاعرتیہ ،فھو اول من کوی الجاعرتین۔[38] **دوسرا قول:**حنفیہ کے نزدیک چہرے کے علاوہ بھی داغنا مکروہ ہے اللہ تعالی کا فرمان
وَّ لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّیَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ۔[39]
محل استدلال یہ ہے کہ شیطان بھی جانوروں کے کاٹنے کا حکم دیتا ہے۔لہذا چہرے کے علاوہ کسی جگہ کو داغنا یہ بھی مکروہ ہے۔

5. جانوروں کو نشہ کھلانا

اسلام میں ممنوع ہے کہ جانوروں کو نشہ والی چیزیں کھلائی جائیں اور نجاست والی کیونکہ یہ جانوروں کو ضرر دینے کی ایک قسم ہے اور وہ حرام ہے۔ عن ابن عمررضہ قال :نھی رسول اللہ ﷺ عن اخصاء الخیل والبھائم ،ثم قال ابن عمر رضہ فیھا نماء الخلق۔[40] عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا رسول ﷺ نے گھوڑے اور چوپایوں کو خصی کرنے سے منع کیا ہے۔پھر حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ یہ اللہ کی تخلیق کی موت ہے۔جانوروں کو خصی کرنا ایک پرانا اور معروف فعل ہے اس سے جانور موٹا زیادہ ہوتا ہے اس کی افزائش زیادہ ہوتی ہے۔

6. ملکیتی جانوروں پر خرچ کرنا

اسلام دین رحمت ہے۔اللہ سبحانہ وتعالی اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے خاص طور پر ان لوگوں پر جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔جب کسی کے اپنے ملکیتی جانور ہوں تو اس پر لازم ہے کہ وہ ان کی خوراک،رہائش، صحت کا بندوبست کرے کیونکہ اس نے ان کو باندھ کر رکھا ہوتا ہے اور وہ اللہ کی وسیع زمین میں چر نہیں سکتے لہذا وہ تمھارے محتاج ہیں اس لیے یہ بات لازم ہے کہ وہ ان پر خرچ کرے۔ایسا آدمی جو چند جانوروں کا مالک ہو۔اس پر لازم ہے کہ وہ اللہ سے ڈرتے ہوے جانوروں کی خوراک،رہائش،صحت، آرام وسکون اور اس طرح کی جو بھی چیزیں جو جانوروں کو مستلزم ہیں ان کا خیال رکھے۔ احسان کے اندر یہ بات بھی آتی ہے کہ بندہ اپنے ملکیتی جانوروں پر خرچ کرے۔امام نوویؒ کی کتاب مجموع شرح مہذب میں ہے۔ملکیتی جانوروں کی رہائش، خوراک کا بندوبست کرنا لازم ہے۔[41]

7. جانوروں کی لڑائی کرانا حرام ہے

اسلام میں جانوروں کی آپس میں لڑائی کروانا جائز نہیں،اور اسی طرح انسانوں کی جانوروں کے ساتھ لڑائی کروانا یہ بھی جائز نہیں ہے۔

8. جانوروں کو ان کے چہرے پر مارنا حرام ہے

جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا چہرے پر مارنا ہر ایک کے لیے اسلام میں منع ہے کیونکہ اس سے آدمی اور جانوروں کا احترام لازم آتا ہے۔یہ مارنا اس وجہ سے بھی حرام ہے کہ چہروں میں حواس پائے جاتے ہیں جیسے آنکھ،ناک،کان،اور چہرے[42].

9. جانوروں کی گردنوں سے تندی کے پٹے اتارنے کا حکم

---

[38]۔ صحیح مسلم،۲۱۱۸

[39]۔ القرآن ۴ : ۱۱۸

[40]۔ نیل الاوطار،کتاب الاطعمۃ:الباب الاول فی حال الاختیار،دار عالم الکتب للنشر والتوزیع،۱۹۸۲ء،ج ۸ ص ۲۲۸

[41]۔ النووی، محی الدین بن شرف،المجموع شرح المھذب،دار الفکر،بیروت،ج ۱۸ص ۳۱۸

[42]۔ صحیح مسلم، رقم الحدیث ۲۱۱۶

اس منع کے اسباب یوں بیان کیے گئے ہیں۔ کہ شاید یہ اس لیے منع کیا گیا ہو کہ شرک کی روک تھام مقصود ہو۔ کیونکہ جاہلیت میں لوگ اس طرح کا عقیدہ رکھتے تھے۔ یہ عقیدہ شیطان اور جنوں کی طرف سے قائم کیا گیا تھا۔ جانوروں کی شہ رگ کٹنے کا خدشہ ہے، گردن گھونٹ کر رگیں پھولنے کا خدشہ ہے کہ وہ اس کی موت کا سبب بنے۔

بائیبل میں چوپایوں سے متعلق احکامات۔۔۔ تخلیق کا مقصد انتفاع حیوانات

ذیل میں بائبل میں مذکور چند احکامات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

- خُدا نے کہا، "پانی کی مچھلیوں پر اور آسمان کے پرندوں اور مویشیوں اور تمام زمین پر اور زمین پر رینگنے والے ہر رینگنے والے جانور پر حکومت کریں۔" پس خدا نے انسان کو اپنی شبیہ پر پیدا کیا، خدا نے ان سے کہا، "پھلاؤ اور بڑھو اور زمین کو بھر دو اور اس کو مسخر کرو۔ سمندر کی مچھلیوں پر اور آسمان کے پرندوں پر اور زمین پر چلنے والی ہر جاندار چیز پر غلبہ حاصل کرو۔"[43]
- خُدا نے نوح اور اُس کے بیٹوں کو برکت دی اور کہا، "پھلاؤ اور بڑھو اور زمین کو بھر دو۔ آپ کا خوف اور زمین پر رینگنے والی ہر چیز اور سمندر کی تمام مچھلیوں پر ہو گا۔ وہ آپ کے ہاتھ میں پہنچائے جاتے ہیں۔ ہر چلنے والی چیز جو زندہ رہتی ہے آپ کے لیے خوراک ہو گی۔ اور جیسا کہ میں نے آپ کو سبز پودے دیئے ہیں، میں آپ کو سب کچھ دیتا ہوں۔ لیکن تم گوشت کو اس کی جان یعنی خون کے ساتھ نہ کھانا۔ اور آپ کے خون کا مجھے حساب چاہیے: ہر حیوان سے اور انسان سے۔ میں اس کے ساتھی آدمی سے انسان کی زندگی کا حساب مانگوں گا۔[44]
- جو راستباز ہے وہ اپنے حیوان کی جان کا خیال رکھتا ہے، لیکن شریر کا سکون ظلم ہے۔[45]
- بھیڑیا بھیڑ اور چیتا بکری کے بچے کے ساتھ، بچھڑا اور شیر اور موٹا بچھڑا ایک ساتھ لیٹیں گے۔ اور ایک چھوٹا بچہ ان کی رہنمائی کرے گا۔[46]
- تم اپنے بھائی کے بیل یا بھیڑ بکریوں کو گمراہ ہوتے نہ دیکھو اور ان کو نظر انداز کرو۔ تم انہیں اپنے بھائی کے پاس واپس لے جانا۔ اور اگر وہ تمہارے قریب نہیں رہتا اور تم نہیں جانتے کہ وہ کون ہے تو تم اسے اپنے گھر لے جانا اور جب تک تمہارا بھائی اسے تلاش نہ کرے وہ تمہارے ساتھ رہے گا۔ پھر تم اسے اسے واپس کر دو۔ اور تو اُس کے گدھے کے ساتھ یا اُس کے کپڑے کے ساتھ یا اپنے بھائی کی کھوئی ہوئی چیز کے ساتھ جو وہ کھو جائے اور تُم کو مل جائے۔ آپ اسے نظر انداز نہیں کر سکتے ہیں. تم اپنے بھائی کے گدھے یا بیل کو راستے میں گرتے ہوئے نہ دیکھو اور ان کو نظر انداز کرنا۔ آپ ان کو دوبارہ اٹھانے میں اس کی مدد کریں گے۔[47]
- "جب بیل روند رہا ہو تو اس کا منہ نہ لگانا۔[48]
- اپنے ریوڑ کی حالت کو اچھی طرح جانو، اور اپنے ریوڑ پر توجہ دو،[49]

---

[43]- پیدائش 1:26-28
[44]- پیدائش 9:1-5
[45]. امثال 12:10
[46]. یسعیاہ 11:6
[47]. پیدائش 1:26
[48]. Deuteronomy 25:4
[49]. امثال 27:23

- چھ دن تم اپنا کام کرو، لیکن ساتویں دن آرام کرو۔ تاکہ تیرے بیل اور گدھے کو آرام ملے اور تیری لونڈی کا بیٹا اور پردیسی تروتازہ ہو جائے۔[50]
- اور خُدا نے کہا، "پانی جانداروں کے غول کے ساتھ تیرنے دیں، اور پرندے زمین کے اوپر آسمان کی وسعتوں میں اڑنے دیں۔" پس خُدا نے بڑے سمندری جانداروں اور ہر ایک جاندار کو جو حرکت کرتا ہے، جس کے ساتھ پانی میں بھیڑ، اپنی قسم کے مطابق، اور ہر پروں والے پرندوں کو اس کی قسم کے مطابق پیدا کیا۔ اور خدا نے دیکھا کہ یہ اچھا ہے۔ اور خُدا نے اُن کو یہ کہتے ہوئے برکت دی کہ پھلدار ہو اور بڑھو اور سمندروں میں پانی بھرو اور پرندے زمین پر بڑھنے دو۔ اور شام ہوئی اور صبح ہوئی، پانچواں دن۔ اور خُدا نے کہا، " مویشی اور رینگنے والے جانور اور زمین کے درندوں کو اُن کی قسموں کے مطابق۔ اور ایسا ہی تھا۔[51]
- اور میں اُس دن اُن کے لیے میدان کے درندوں، زمین و پرندے کے رینگنے والی چیزوں سے وعدہ لیا۔ اور مَیں کمان، تلوار، جنگ کو مُلک سے دور کروں گا اور تُجھے سلامتی سے لیٹا دوں گا۔[52]
- انسان خدا کے نزدیک جانوروں سے زیادہ قیمتی ہے- اللہ تعالیٰ نے انسان کو خوراک کے لیے جانوروں کو مارنے کا اختیار دیا ہے، لیکن ہمیں خوراک کے لیے انسانوں کو مارنے کا اختیار نہیں ہے۔[53]
- خُدا نے خود جانوروں کی کھالیں آدم اور حوا کے لیے لباس بنانے کے لیے استعمال کیں- [54]
- متعدد صحیفے دکھاتے ہیں کہ لوگ جانوروں کے مالک ہیں اور چرواہے ہیں اور انہیں اپنے مقاصد اور خوشحالی کے لیے استعمال کرتے ہیں-[55] مرد جانوروں سے زیادہ ذہین ہیں- [56]
- جانوروں سے قیامت والے دن جو پوچھا جائے گا اس کے متعلق بائبل میں درج احکامات جانوروں کی کوئی روح نہیں ہے، کوئی اخلاقی ذمہ داری نہیں ہے، کوئی ابدی تقدیر نہیں ہے، اور اس لیے وہ صحیح اور غلط کے لیے جوابدہ نہیں ہیں۔ یسوع ان کو بچانے کے لیے نہیں مرے کیونکہ انہیں بچانے کی ضرورت نہیں ہے۔ انسان اپنی روح، اپنی ذہانت، خُدا کے نزدیک اُن کی قدر، اُن کی اخلاقی ذمہ داری، اُن کی ابدی تقدیر، اور اُس قیمت میں جو خُدا نے اُنہیں گناہ سے بچانے کے لیے ادا کی ہے، جانوروں سے برتر ہیں۔

- انسان کی روح اوپر کی طرف جاتی ہے، لیکن حیوان کی روح زمین پر جاتی ہے۔ ایک احساس ہے جس میں ایک جانور کی روح ہوتی ہے - حیوانی زندگی۔ لیکن یہ ماضی کی موت کو جاری نہیں رکھتا ہے۔[57]

---

[50]. ہجرت 23:12

[51]. پیدائش 25-1:20

[52]. ہوسیا 2:18

[53]. متی۔ 10:29-12:31، 12:11؛ 6:26؛ 15:26۔

[54]۔ جین 3:21

[55]. زبور 32:9؛ جیمز 7، 3:3۔

[56]. ایوب 11، 35:10؛ زبور 73:22

[57]۔یسعیاہ 31:3

- مردوں کی زندگیوں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا، اچھے یا برے، اور اسی کے مطابق ابدی انعامات حاصل کریں گے -[58] جانوروں کی یہ اخلاقی ذمہ داری نہیں ہے- [59]
- آخر میں، ان سب کا اہم ثبوت کہ یسوع انسانوں کو بچانے کے لیے مرا، جانوروں کو نہیں- [60]

خلاصہ کلام

اسلام دین رحمت اور فطرتی دین ہے۔اور یہ ایسا دین ہے جس نے حیوان ناطق اور حیوان غیر ناطق دونوں کے حقوق ادا کرنے کی تعلیمات دیں ہیں۔اور یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ اللہ جس کی صفات رحمٰن اور رحیم ہیں۔وہ جانوروں کے بارے میں ایسی تعلیمات نازل کرتا جس سے اس کی بے زبان مخلوق کو تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا۔مغربی ممالک اور تنظیمیں اسلام کی بارے اسلام کے خلاف مہم چلائے ہوئے ہیں کہ اسلام بہت ہی ظالمانہ اور بے رحم دین ہے۔اور ہمارے سادہ لوح مسلمان ان کی اس بات پر یقین کئے بیٹھے ہیں۔مقالہ ہذا میں آسان اردو میں اسلام کی جانوروں کے بارے میں تعلیمات کیا ہیں ان کے بارے میں تفصیل بتائی گئی ہے۔قرآن مجید میں بہت سی آیات حیوانات کی فضیلت کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ان آیات کریمہ کا مقصد یہ ہے کہ حیوانات بلکہ ہر شے کا حقیقی مالک اللہ تعالی ہی ہے اور انسان تو ایک نائب کی صورت میں حیوانات پر ملکیت رکھتا ہے۔حیوانات پر ملکیت یہ قدرت کا ایک کرشمہ ہے۔اپنی بے پناہ قوت، قوی ہیکل اور عظیم الجثۃ ہونے کے باوجود ان کو انسان کا مطیع بنا دیا گیا ہے، تاکہ وہ اس کا سامان اٹھا کر دور دراز کی منزلوں تک پہنچائے۔اور اس کی ہر طرح کی خدمت بجا لائیں۔ان جانوروں کا وجود ہی انسانوں کیلئے رحمت ہے حدیث قدسی ہے کہ جانوروں کے وجود کی وجہ سے ہی زمین کو بارش عطا کی جاتی ہے ،رسول ﷺ نے فرمایا کہ اگر جانور نہ ہوتے تو تمہیں بارش نہ ملتی۔ انسان ان حیوانات سے بہت سے اقتصادی، طبی، خورد و نوش، لباس اور ذرائع نقل و حمل کے فائدے لیتا ہے۔

نتائج تحقیق:

- قرآن و سنت کی رو سے انسان حیوانات سے جو فوائد حاصل کرتے ہیں درج ذیل ہے۔سواری کرنا، غذا کا حصول، چمڑوں سے لباس بنانا، گھر بنانا، چادریں بنانا، دودھ کا حصول اور دودھ سے بننے والے مکھن، پنیر اور گھی کا حصول ، کھیتی باڑی، پہرے داری، شکار، تجارت، زینت اور جمال وغیرہ۔
- اس طرح حیوانات کے چمڑے سے جو فوائد حاصل کیے جاتے ہیں ان میں سے خیمے، جیکٹس، بیگز (بستے)، توڑے، چٹائیاں، ترپالیں، جوتیاں، پرس وغیرہیں۔جانوروں سے خوشبو حاصل کی جاتی ہے جیسے کستوری، عنبر وغیرہ۔جانوروں کے دانتوں کو نمائشی چیزوں کے بنانے کیلیے استعمال کیا جاتا ہے۔جیسے ہاتھی کے دانت انہی فوائد میں سے بعض حیوانات سے جنگوں کے اندر حربی فوائد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔مثلا گھوڑا، اونٹ، خچر، ہاتھی وغیرہ۔

[58] پیدائش 2:16،17؛
[59] میتھیو 7:6؛ 23:33; 12:34
[60] ٹائٹس 2:11،12؛3:3-7؛

This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)